یہ خلائے وقت کہ جس میں ایک سوال ہم
کوئی چیز ہم نہ مثال ہم
جسے نوکِ خار سے چھید دیں
وہی ایک نقطۂ خال ہم
[میں وہ حادثہ ، جو ہزار حادثوں کی طرح
ہو اسیرِ حلقۂ دامِ جاں
جو اسیر ہو ، مگر اور ایسے ہی حادثوں
کی طرح ہمیشہ رواں دواں
اسی ایک وعدۂ شب کی سو !
میری ایک جنبشِ چشم تک
کئی حادثات کا سلسلہ
نہیں جن میں لمحے کا فاصلہ
ہوں اسیر جس میں یہ حادثے ، میں وہ حافظہ]
ہمہ تن نشاطِ وصال ہم
مگر آشیاں کے بغیر وہم و خیال ہم